# Imam Sajjad — In Kufa

**Masumeen Sermons · 18 lines**

| | |
|---|---|
| Huzaim b. Sharik al-Asadi said: Imam al-Sajjad (a) went to people and signaled them to become silent. After extolling and praising Almighty Allah and conveying salutations on Prophet (s), He said: | قال حذيم بن شريك الأسدي: خرج زين العابدين عليه السلام إلى الناس وأومأ إلى النّاسِ أنِ اسكُتوا، فَسَكَتوا، فَقامَ قائِما، فَحَمِدَ اللهَ وأثنى عَلَيهِ، وذَكَرَ النَّبِيَّ بِما هُوَ أهلُهُ فَصَلّى عَلَيهِ، ثُمَّ قالَ: |
| O people! Those of you, who know me, know me, while those who do not know me, I introduce myself: | أيُّهَا النّاسُ! مَن عَرَفَني فَقَد عَرَفَني، ومَن لَم يَعرِفني فَأَنَا أُعَرِّفُهُ بِنَفسي: |
| I am Ali, the son of Husayn, who was beheaded without any fault or error on the banks of the Euphrates. I am the son of the one whose sanctity was violated and was robbed off the blessing of his life. His wealth was plundered, and his women were captivated. I am the son of the one who was killed by a collective group, while this honor (Martyrdom) is sufficient for us. | أنَا عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ بنِ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ، أنَا ابنُ المَذبوحِ بِشَطِّ الفُراتِ مِن غَيرِ ذَحلٍ ولا تِراتٍ، أنَا ابنُ مَنِ انتُهِكَ حَريمُهُ وسُلِبَ نَعيمُهُ وَانتُهِبَ مالُهُ وسُبِيَ عِيالُهُ، أنَا ابنُ مَن قُتِلَ صَبرا وكَفى بِذلِكَ فَخرا. |
| O People! I tell you in the name of Allah! Do you not know that you had written a letter to my father inviting him? You deceived him while pledging and promising to aid him and took the oath of allegiance to him. And in return, you fought against him and abandoned him? | أيُّهَا النّاسُ! نَاشَدتُكُمُ اللهَ، هَل تَعلَمونَ أنَّكُم كَتَبتُم إلى أبي وخَدَعتُموهُ، وأعطَيتُموهُ مِن أنفُسِكُمُ العَهدَ وَالميثاقَ وَالبَيعَةَ وقاتَلتُموهُ وخَذَلتُموهُ؟! |
| May you be ruined by that what you have brought forth and may your ideologies be ugly! How shall you face the Prophet of Allah (s) when he shall say to you: You killed my progeny and violated my sanctity, you are not from among my nation. | فَتَبّا لِما قَدَّمتُم لِأَنفُسِكُم وسوءا لِرَأيِكُم، بِأَيَّةِ عَينٍ تَنظُرونَ إلى رَسولِ اللهِ صلى الله عليه و آله إذ يَقولُ لَكُم: قَتَلتُم عِترَتي وَانتَهَكتُم حُرمَتي فَلَستُم من أُمَّتي؟ |

قالَ الرّاوي: فَارتَفَعَت أصواتُ النّاسِ مِن كُلِّ ناحِيَةٍ، ويَقولُ بَعضُهُم لِبَعضٍ: هَلَكتُم وما تَعلَمونَ!

(Due to the admonishment of Imam (a), the people became remorseful and guilt overtook them) The voice of wailing of men arose, and they started telling one another, "You are ruined, and you do not know".

فَقالَ عليه السلام: رَحِمَ اللهُ امرَأً قَبِلَ نَصيحَتي وحَفِظَ وَصِيَّتي فِي اللهِ وفي رَسولِهِ وأهلِ بَيتِهِ، فَإِنَّ لَنا في رَسولِ اللهِ أُسوَةً حَسَنَةً.

Then Imam (a.s.) continued: May Allah's Mercy be upon him who accepts my counsel and safeguards my recommendation in the way of Allah, the Prophet of Allah (s) and his Progeny, that we possess better following while having relation with the Prophet of Allah (s).

فَقالوا بِأَجمَعِهِم: نَحنُ كُلُّنا يَابنَ رَسولِ اللهِ سامِعونَ مُطيعونَ، حافِظونَ لِذِمامِكَ غَيرَ زاهِدينَ فيكَ ولا راغِبينَ عَنكَ، فَأَمُرنا بِأَمرِكَ يَرحَمُكَ اللهُ، فَإِنّا حَربٌ لِحَربِكَ وسِلمٌ لِسِلمِكَ، لَنَأخُذَنَّ يَزيدَ ونَبرَأُ مِمَّن ظَلَمَكَ وظَلَمَنا.

They said: "O son of the Prophet of Allah! All of us are heedful ones, obedient and admirers of your sanctity. We shall not desert you nor turn away from you. Then command us, may your Lord have mercy upon you, we are along with you in times of conflict and peace. Then we shall seek revenge from the one who oppressed you or ourselves."

فَقالَ عليه السلام: هَيهاتَ هَيهاتَ! أيُّهَا الغَدَرَةُ المَكَرَةُ، حيلَ بَينَكُم وبَينَ شَهَواتِ أنفُسِكُم، أتُريدونَ أن تَأتوا إلَيَّ كَما أتَيتُم إلى أبي مِن قَبلُ؟!

Imam replied: "Alas! Alas! O deceivers loaded with fraud! There is a large obstacle between you and your futile caprice. You desire to fair with me similarly as you have faired with my fathers?

كَلّا ورَبِّ الرّاقِصاتِ، فَإِنَّ الجُرحَ لَمّا يَندَمِل، قُتِلَ أبي صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ بِالأَمسِ وأهلُ بَيتِهِ مَعَهُ.

No, never, by the Lord of the "Rāqiṣāt" (joyous Camels of the pilgrims!) the deep wounds of the martyrdom of my father and my family have not yet healed. My father was killed yesterday, and his family was with him.

| | |
|---|---|
| The grief of the Prophet (s) has not been forgotten, and the sorrow of my father, along with the children of my father and grandfather, has turned the hair of my face white. Its bitterness lingers in my throat and larynx, and its sadness remains heavy in my chest. My only plea is that this burden may not fall upon us, nor be borne by us. | ولَم يُنسِني ثُكلَ رَسولِ اللهِ صلى الله عليه و آله وثُكلَ أبي وبَني أبي، ووَجدُهُ بَينَ لَهَواتي، ومَرارَتُهُ بَينَ حَناجِري وحَلقي، وغُصَصُهُ تَجري في فِراشِ صَدري، ومَسأَلَتي أن لا تَكونوا لَنا ولا عَلَينا. |
| Then Imam recited a poem: | ثم قال (ع): |
| No wonder that Husayn (a) is killed, similar to his father | لا غَروَ إن قُتِلَ الحُسَينُ وشَيخُهُ |
| who was better and greater than him. | قَد كانَ خَيرا مِن حُسَينٍ وأكرَما |
| O Kufans! Do not rejoice | فَلا تَفرَحوا يا أهلَ كوفانَ بِالَّذي |
| upon this affliction of ours, which is a great affliction, | أصابَ حُسَينا كانَ ذلِكَ أعظَما |
| May my life be his ransom, the one who was martyred by the banks of the Euphrates. | قَتيلٌ بِشَطِّ النَّهرِ روحي فِداؤُهُ |
| while the retribution for his murder shall be the fire of hell" | جَزاءُ الَّذي أرداهُ نارُ جَهَنَّما |

اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا نہایت مہربان ہے حزیم ابن شریک اسدی کہتا ہے: اس وقت امام سجاد علیہ السلام لوگوں کی طرف گئے اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خاموش ہونے کا کہا اور لوگ خاموش ہوئے اور حمد و ثنائے الھی کو بجا لانے کے بعد، رسول خدا صلی اللہ و علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: ( اے لوگو! جو کوئی ہمیں جانتا، ہے جانتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں کون ہوں اور جو ہمیں نہیں ہے جانتا وہ جان لے کہ میں علی ابن حسین(علیہما السلام) ہوں کہ جن کو لب فرات پر بغیر کسی جرم و خطا اور بنا کسی خون بہا کے، ذبح کردیا گیا۔ میں اس کا فرزند ہوں جن کی حرمت کو پامال کیا گیا اور ان کے مال و اسباب کو لوٹا گیا اور ان کے خاندان کو اسیر کیا اور میں اس کا فرزند ہوں جس کو صبر کی حالت میں قتل کیا گیا اور یھی افتخار ہمارے لئے کافی ہے۔ اے لوگو! تمھیں خدا کی قسم ہے؛ کیا تمھیں یاد ہے کہ تم نے ہی میرے والد کو خطوط لکھے اور ان کودعوت دی بعد میں انھیں دھوکہ دیا؟ ان کے ساتھ وفاداری کا عھد کیا اور ان کے نمایندہ کے ساتھ بیعت کی اور پھر اہم وقت و حالات میں انھیں اکیلا چھوڑ دیا اور ان سے جنگ کرنے لگے اور ان کو رسوا کیا۔ وائے ہو تم پر، نابودی ہو تمھارے لئے، تم نے کتنا برا توشہ آخرت فراہم کیا، تمھارا عقیدہ اور کردار کتنا برا تھا۔ کس آنکھ سے پیغمبر کو دیکھوگے جب وہ یہ کھیں گے کہ تم نے میری عترت کو قتل کیا اور میری حرمت کو پامال کیا تو اب تم ہماری امت میں سے نھیں ہو۔ حزیم کہتا ہے: جب امام علیہ السلام کی گفتگو اس مقام تک پھنچی تو لوگوں کے رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں، اور سب ایک دوسرے سے کھہ رہے تھے کہ ہم سب ہلاک ہو گئے اور ہمیں معلوم بھی نھیں ہوا! پھر علی ابن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالی کی رحمت ہو اس شخص پر جو نصیحت کو مانتا ہے اور میری وصیت کو صرف اللہ، اس کے رسول اور آل رسول علیہم السلام کی خشنودی کی خاطر مان لے!«فان لنا فی رسول اللہ (ص) اسوۃ حسنۃ». کیونکہ ہمارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں اسوہ حسنہ ہے۔ سب نے کہا یابن رسول اللہ ہم آپ کے تابعدار ہیں اور آپ سے کئے ہوئے وعدے پر پابند رہیں گے۔ہمارا دل آپ کی طرف راغب ہے اللہ آپ پر رحمت کرے! آپ حکم دیں تو ہم ہر اس شخص کے ساتھ جنگ کریں گے جو آپ سے جنگ کرے اور ہر اس شخص کے ساتھ صلح کریں گے جس کے ساتھ آپ صلح کریں گے اور آپ کے خون کا قصاص اس شخص سے لینگے جس نے آپ اور ہم پر ستم ڈھایا ہے۔ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا: وای اے مکار بےوفا لوگ! تم اور تمھاری خواہشات نفس کے درمیان تمھاری مکاریاں حائل ہوئی ہیں جس طرح میرے والد کی مدد کی ہے کیا اسی طرح میری بھی مدد کروگے؟ ایسا ہرگز نھیں ہوگا۔ اللہ کی قسم «راقصات» کل جو زخم میرے والد اور ان کے اہل بیت کے قتل سے میرے دل پر لگی ہے ابھی تک ٹھیک نھیں ہوئی ہے، ابھی تک پیغمبر اکرم کی یاد نھیں بھولے ہیں میرے والد، اور ان کے اولاد کی داغ نے میرے بال سفید کیا ہے اور اس کی کڑواہٹ ابھی تک میرے حلق اور حلقوم کے مابین ہے اور اس کا غم میرے سینے میں ہے، لھذا تم لوگوں سے میری درخواست یھی ہے کہ میری نہ مدد کرو اور نہ ہم سے جنگ کرو! پھر فرمایا: حسین علیہ السلام اگر قتل ہوئے تو اس پر تعجب نھیں ہے کیونکہ ان کے والد گرامی علی علیہ السلام ان سے بھتر تھے اور وہ بھی قتل ہوئے؛ اے کوفہ والو! حسین علیہ السلام پر آنے والی مصیبت پر خوش نہ ہونا یہ بھت بڑی مصیبت ہے؛ میری جان اس پر قربان جو نھر فرات کے کنارے شھید ہوئے اور اس کے قتل کی سزا جھنم ہے۔